

## 132432- فجر کی سنتوں کے ساتھ تحریۃ المسجد بھی ادا کرے یا صرف سنتوں پر ہی اکتفا کرے؟

سوال

طلوع فجر کے بعد مسجد میں داخل ہونے والے کے لیے کیا حکم ہے؟ کیا تحریۃ المسجد کی دور کعات ادا کرے یا صرف فجر کی سنتوں ہی ادا کرے؟

پسندیدہ جواب

"افضل یہی ہے کہ فجر کی دو سنتوں پر اکتفا کرے، یہی دور کعت تحریۃ المسجد کے قائم مقام بھی ہو جائیں گی، بالکل ایسے ہی جیسے فرض رکعات تحریۃ المسجد کے قائم مقام ہو جاتی میں، چنانچہ اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور جماعت کھڑی ہو تو انہی کے ساتھ شامل ہو جائے تو اس کی فرض نماز تحریۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی۔ تو شرعی حکم یہ ہے کہ نماز پڑھ کر ہی بیٹھے [پاہے نفل پڑھے یا فرض]، اگر یہ شخص فجر کی سنتوں پڑھ لیتا ہے تو کافی ہے، اور اگر جماعت کھڑی ہو تو فرض نماز تحریۃ المسجد سے کافی ہو جائے گی۔

اور اگر دونوں ہی پڑھ لے یعنی تحریۃ المسجد الگ ادا کرے اور پھر فجر کی سنتوں ادا کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس طرح نہ کرنا زیادہ بہتر ہے، افضل اور اچھا عمل یہ ہے کہ صرف فجر کی سنتوں ادا کرے؛ کیونکہ یہ سنت موقدہ ہیں اور تحریۃ المسجد کی جگہ صرف انہی دور کعتوں پر اکتفا کرے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان کے بعد صرف فجر کی دو سنتوں ہی ادا کیا کرتے تھے، اس لیے افضل یہی ہے کہ آپ دور کعت سے زیادہ نہ پڑھیں؛ کیونکہ جب آپ فجر کی سنتوں کی نیت سے یہ دور کعت ادا کریں گے تو یہ تحریۃ المسجد سے بھی کافی ہو جائیں گی۔

لیکن اگر وہ شخص فجر کی سنتوں اپنے گھر میں ادا کرے اور پھر مسجد میں آئے اور ابھی نماز کھڑی نہ ہوئی ہو تو پھر یہ شخص مسجد میں بیٹھنے سے پہلے تحریۃ المسجد ادا کرے گا؛ کیونکہ اب اس پر فجر کی سنتوں نہیں ہیں؛ کیونکہ اس نے فجر کی سنتوں پہلے گھر میں پڑھ لی ہیں اس لیے اب تحریۃ المسجد پڑھ کر مسجد میں بیٹھے۔ "ختم شد"

سماحہ شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن بازر جمہ اللہ

فتاویٰ نور علی الدرب (2/878)